© rasailojaraid.com

قومیت، ذات یا نسب کا پتا نہ بتایا۔ ہم اہل حدیث ہیں اور بدعت کے دشمن ہیں اس لئے ہمیں اس بدعی نسب سے اتفاق نہیں اور ہم نے عزیز گرامی کو صرف بلاول ہی لکھا ہے۔ اکثر لوگ ان کی تاجپوشی کو موروثی سیاست کا نمونہ کہتے ہیں۔

ہم نے ان کی تقریر پڑھی پر یہ تاثر نہ قائم ہوا کہ وہ آکسفورڈ کے فارغ التحصیل ہیں کہیں بھی ایسا خیال نہ آیا کہ ان کی وژن وسیع ہے، عالمی سیاست پر ان کی نظر ہے، عصری تحریکوں سے وہ آشنا ہیں ملکی مسائل ومشکلات، معاشی بحران، توانائی کے فقدان، امن وامان کی بدحالی، دہشت گردی، کرپشن اور لوٹ مار کو وہ جانتے ہیں اور ان سب مسائل کے حل کیلئے ان کے پاس کوئی پروگرام ہے۔ ہاں وہی آہنگ ہے جو مسٹر زیڈ۔اے بھٹو سے بے نظیر صاحبہ کو ملا اور ان سے انہیں ملا۔ ''کتنے بھٹو مارو گے''؟

عزیزم بلاول نے پوچھا ہے ہمیں نہیں معلوم کس نے بھٹوؤں کو مارنے کا ارادہ کیا ہے؟ یہ وہ کس سے پوچھتے ہیں؟ اپنے بابا سے پوچھیں، میر مرتضی بھٹو کو ایسے وقت میں کون مار سکتا تھا جب سندھ اور مرکز میں بلاول کی ماما وزیر اعظم تھیں یا ماما سے ہی پوچھتے کہ ماموں کو کس نے مارا تھا۔ وہ اپنے نانا کے قاتلوں کا حساب پی پی پی کے ان اکابرین سے پوچھیں جو جانیں بچانے کیلئے ضیاء الحق کی شوریٰ کے ممبر بنے تھے۔ وہ اپنی ماما کے خون کی نالش کس عدالت سے کرتے ہیں۔ پہلے وہ یہ تو بتائیں کہ ان کے بابا، بی بی آصفہ، بی بی بختاور میں سے کون بینظیر صاحبہ کے مقدمہ قتل کی تاریخ سماعت پر کسی عدالت میں پیش ہوا ہے۔ وہ خود پہلے تو لنڈن میں تھے۔ مگر اب یہاں ہیں وہ کبھی تاریخ سماعت پر عدالت میں کیوں نہیں گئے اور یہ مقدمہ لاوارث ہو کر رہ گیا ہے۔

بھٹو صاحب کی سزائے موت کے خلاف ایک ریفرنس زرداری گورنمنٹ نے سپریم کورٹ کو بھیجا تھا مگر وہ عدم پیروی کی نذر ہو گیا۔ ان حالات میں عدالت کو للکارنا سراسر بے جا ہے۔ وہ کس عدالت سے انصاف مانگتے ہیں ہم نہیں کہتے پی پی پی والے ہی کہتے ہیں کہ زرداری صاحب نے بی بی کے قاتل اپنی گورنمنٹ میں بٹھا رکھے ہیں مزید یہ کہ وہ بارہا خود کہہ چکے ہیں کہ بی بی کے قاتل انہیں معلوم ہیں وہ مملکتِ اسلام کے موروثی حکمران بننے جارہے ہیں کاش وہ دورانِ تقریر ریاست کے مذہب کا صرف نام ہی لے دیتے کہ وہ کوئی خدمتِ اسلام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یوں ان کی تقریر آکسفورڈ کی دانش عرب اور اسلام کی دانش عرب سے معری نظر آتی بہر حال وہ قسمت کے دھنی ہیں کہ پی پی پی کے بڑے بڑے بزرگوار، سردار، جاگیردار تصوف کے تاجدار اور دنیائے قانون کے شہسوار دوزانو بیٹھے ان کی تقریر سے سیاسی رہنمائی حاصل کرتے رہے۔ وہ قبروں کے ٹرائل کے خلاف ہیں مگر خود اپنے ننھیال کے مقابر کا مجاور بن کر اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کر رہے ہیں کیا یہ قبروں کی سیاست نہیں ہے؟ (وما علینا الا البلاغ المبین)

© rasailojaraid.com